AHMADYYA MOVEMENT
BRITISH-JEWISH
CONNECETION

استعمار کی ضمنی پیداوار مذاہب اور قادیانیت

جناب بشیر احمد کی کتاب "احمدیہ موومنٹ، انگریز، یہودی، تعلقات" کا ترجمہ

برطانوی سامراج نے انیسویں صدی میں افریقہ اور ایشیا کے بہت سے ممالک کو زیر نگیں کر لیا۔ مذکورہ ممالک کو برطانوی کالونیاں بنانے کا معنی خیز رخ قوم پرست اور جنگجو یہودیوں کے ساتھ شرارت آمیز شرکت کی طرف تھا۔ کرام ویل کے(CROM WELL) دور میں اڑ جانے والی ریت کی طرح یہودی، بے مقصد و آوارہ ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ انگلینڈ کی اقتصادی خوشحالی کی خاطر کنگ ایڈورڈ ٹیکم نے جن یہودیوں کو انگلستان سے نکال دیا تھا۔ کرام ویل کی خواہش تھی کہ ان یہودیوں کو واپس لایا جائے۔

(کتاب The State of Israel تصنیف G. Nikethine صفحہ ۱۵ مطبوعہ ماسکو)

نپولین نے ۱۷۸۸ء میں فلسطین کے اندر فرانسیسی مہم کے دوران افریقہ اور ایشیا کے یہودیوں کو اپنی افواج میں بھرتی کر لیا۔ فوجی حکمت عملی کی غرض وغایت کی بناء پر، مسٹر نپولین فرانس کی زیر قیادت یروشلم میں ایک یہودی حکومت کے نظریے کو آگے بڑھا رہا تھا۔ اور خود بھی آگے بڑھ رہا تھا (کتاب ایضاً) ۱۸۳۹ء میں (مغربی ممالک میں، للمترجم) بس یہی ایک سلگتا ہوا موضوع تھا کہ یہودیوں کو ان کے مقدس شہر میں واپس بھیج کر انہیں وہاں بحال کر دیا جائے۔ یہودیوں کی واپسی اور بحالی کے مسئلے نے اس حد تک دلچسپ، حساس اور مقبول عام صورت اختیار کر لی تھی کہ اپنے ایک رپورٹ دھندہ وفد کو اسکاٹ لینڈ چرچ کی جنرل اسمبلی نے یروشلم بھیجا کہ وہاں کے حالات کی رپورٹ تیار کرے۔ اس کے بعد پروٹسٹنٹ مذہب کی یورپین شخصی حکومتوں کو ایک میمورنڈم ارسال کیا کہ یہودیوں کو ان کے مقدس شہر فلسطین میں [illegible] میں وہاں آباد کیا جائے۔ اسی تاریخ کو روزنامہ "لندن ٹائمز" نے فلسطین کے موضوع پر مشرق کے مشتعل ہو جانے والے عوام اور یہودیت کی حمایت کرنے والے لوگوں کے مابین ایک متوازی مباحثہ شروع کر دیا (کتاب The Rape of Plastine تصنیف William B-Ziff صفحہ ۱۴ مطبوعہ لندن) آزاد خیال لبرل انگریز یہودیت کی حمایت میں لگاتار اپنی آواز بلند کر رہے تھے ۱۸۳۳ء - ۱۸۳۴ء اور ۱۸۳۶ء میں کئی مواقع ایسے آئے یہ یہود نواز عوام نے انگلینڈ کے دارالعوام (House of Commons) میں امتیاز، تفریق اور تمیز کے خلاف بل پیش کئے جبکہ دارالامراء House Of Lords اس بل کو ناکارہ بناتا رہا۔ اس کے باوجود ایک قانون منظور کر لیا گیا جس کے تحت یہودی افسر اعلیٰ یا ناظم عدالت کا منصب حاصل کر سکتے تھے۔ ۱۸۵۵ء میں سلیمان یہودی کو لندن کا ناظم عدالت مقرر کیا گیا۔ اس کے دو سال بعد ایک یہودی سبٹ و نٹی فوری Montefoi اس منصب پر فائز ہوا۔ ملکہ وکٹوریہ نے اسے نائٹ Knight کے خطاب سے بھی

نوازا۔ ۱۸۵۸ء میں ایک بل پاس ہوا جس کی رو سے برطانوی پارلیمنٹ میں یہودیوں کو ممبر بننے کی اجازت دے دی گئی (ملاحظہ ہو کتاب A History Of Jew تصنیف Grazel Solman صفحہ ۵۹ مطبوعہ جیوئش پبلیکیشن سوسائٹی فلاڈیلفیا یو ایس اے) یہودی پراپیگنڈے کو امریکہ اور یورپ کے دوسرے حصوں میں قائم کردہ ایجنسیوں نے وسیع و عریض بنیادوں پر پھیلا دیا ان ایجنسیوں میں ۱: Furturist ۲: Anglo Israelites ۳: Free Masons قابل ذکر ہیں۔ یہودی مقاصد کی خاطر یہ ایجنسیاں حیلہ سازی کے مختلف پردوں میں کارفرما ہیں۔ اور موقع شناسی کے تحت عوامی اذہان پر اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیتیں۔ Furturist کارکن بائیبل کی پیش گوئیوں کو بنیاد بنا کر پراگندہ اور منتشر یہود کو فلسطین واپس بھیج دینے کی حمایت کرتے (ملاحظہ ہو کتاب Palastine In Prophecy ترتیب و پیشکش J.C. Stevenson علاوہ ازیں کتاب The Voice Of Prophacy صفحہ ۶ مطبوعہ کیلیفورنیا یو ایس اے)

پروٹسٹنٹ طبقے کی دینیات اس خاص عقیدے پر قائم تھی کہ دنیائے انسانیت میں اس قسم کے واقعات یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوتے رہیں تقدس کی دنیوی کامیابی کا انحصار، اسی امر پر ہے۔ دنیائے انسانیت کے لئے خوشی اور انبساط کی ابتدائی شرط یہی ہے۔ یہودیوں سے منتخب بندے مسیح سرزمین فلسطین پر واپس آئیں۔ مسیح دوبارہ واپس آئیں گے اور یروشلم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے حقیقی تخت پر جلوہ افروز ہوں گے۔ ان خاص بندوں پر اپنی حکومت قائم کریں گے جو آپ کے مسیح ہونے پر ایمان رکھتے ہوں۔ وہ مسجد اقصیٰ جو حضرت عمر نے تعمیر کی تھی۔ ازکائیل Ezekial کی عبادت گاہ اسی مسجد اقصیٰ کی جگہ پر قائم کی جائے گی۔ قدیم یہودیوں کی رسم پرستی کی دوبارہ تجدید ہو گی۔ بائیبل کے اس بلاواسطہ (Direct) پیش گوئی کی تائید اس شکل میں نمودار ہوئی کہ چھوٹا تاجر اور معمولی زمیندار طبقے کے علاوہ، مذہبی عناصر، ماہرین حکومت اور اہل قلم حضرات نے بھی اس یہودی خواہش کی تکمیل کی خاطر بطور صیہونی آلہ کار کام شروع کر دیا۔

یہودیوں کی قسمت کے اس کھیل کا تعلق یہودیوں کے دس گم شدہ قبائل کے ساتھ مربوط ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دس گم شدہ یہودی قبائل کا نظریہ چند آزاد خیال مغربی حضرات اور Assinilationists حضرات کا ایک تند و تیز ردعمل ہے جو بہ حیثیت مجموعی یہودی قوم کے وجود کا انکار بھی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یہودی رسم و رواج کا پابند بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ غیر معمولی قوت والے لوگ کنیسہ (یہودی عبادت گاہ) کی سالگرہ کے موقعہ پر، بڑی تیزی کے ساتھ کنی کترا جاتے ہیں۔ اینگلو اسرائیلیت انتہائی زوردار طریقے سے عوام کو یہودی بنانے کے مشن میں متحرک ہے (کتاب Rape Of Plastine تصنیف Ziff W.B. صفحہ ۳۳) وہ حضرات جو بڑے یقین کے ساتھ اور پختہ انداز میں اسرائیل کے گم شدہ قبائل کہلاتے ہیں وہ برطانیہ کے اینگلو اسرائیلی ہیں جو اینگلو امریکن فیڈریشن کے اراکین ہیں برطانوی کامن ویلتھ اقوام انہی دس گم شدہ قبائل کی اولاد کہلاتی ہیں۔

امریکی باشندے یہودی Manasseh قبیلے کی اولاد ہیں جبکہ انگلینڈ کے انگریز Ephraim کی اولاد کہلاتے

ہیں۔ امریکہ کی متحدہ ریاستوں اور کینیڈا کے باشندے Covenant کے نام سے معروف ہیں۔ جن سے "خدا وند خدا" نے میثاقِ جتنی ... لیا تھا۔ برطانیہ اور جرمن سے مشترکہ پیدا ہونے والی نسل Anglo-sexon اسرائیل کے شمالی علاقوں کے اخلاف ہیں اور خداوند کی اس رحمت کے مالک سمجھے جاتے ہیں جو دنیا کے خاتمے تک اسرائیل کے موعودرہیں گے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کا تخت حکومت فلسطین سے برطانیہ عظمیٰ کے نام منتقل ہو چکا ہے۔ تختِ داؤد خداوند خدا کی طرف سے ایک موعودہ دائمی تخت ہے۔ مستقبل میں بین الاقوامی عالمی ریاست کو حضرت داؤد علیہ السلام کے گھر سے نجات ملے گی۔ (کتاب The Voice Of Prophacy تصنیف J.C.Stevenson صفحہ ۶) انگریز اور جرمن نسل سے پیدا ہونے والے Anglo-sexon استعماری نوجوان جس شکل میں جو بھی جدوجہد کر رہے تھے۔ تعمیری انداز میں وہ جدوجہد عبرانی فلاسفی کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ اور مکمل طور پر عبرانیت میں اس حد تک جذب ہو چکی تھی کہ انگریزوں کی نوجوان پود اپنے آپ کو یہودیوں کی اولاد تسلیم کرتے تھے۔ برطانیہ کے کثیر حصوں کے باشندوں کی اکثریت کا یقین کامل یہ صورت اختیار کر چکا تھا کہ یہ برٹش نوجوان برٹش اسرائیل فیڈریشن قائم کرنے پر تل گئے تھے۔ ایک دور ایسا بھی آیا کہ یورپ کے پانچ لاکھ افراد جن میں بڑی بڑی اعلیٰ ذی وقار، اور بزرگ شخصیتیں شامل تھیں یہاں تک کہ ملکہ وکٹوریہ اور شاہ ایڈورڈ ہفتم نے (فلسطین کے) قطعۂ زمین کو واپس کردینے کا مطالبہ کردیا۔

(کتاب Rape Of Palaszine تصنیف W.B.Ziff صفحہ ۳۴) یورپ کی گم نام خفیہ سوسائٹی میں یہودیوں کی تیز طرار فراست اور اثر و نفوذ نے فری میسن تحریک کو ایک متوازی شکل میں چلایا۔ فلسطین میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر نو کی تمثیل کا نشان مقرر کیا کہ فلسطین میں یہودیوں کی واپسی کے بعد مذکورہ تمثیل کے مطابق ہیکل سلیمانی کو تعمیر کیا جائے گا۔ صاحبان تدبر و فراست۔ بین الاقوامی امور کے ماہرین اور تاجر طبقے کے علاوہ سول اور ملٹری کی اچھی خاصی تعداد مختلف اقسام کی سماجی اور مذہبی رسومات کو ادا کرنے۔ فرقہ بندی کے تشخص کی عرفیت کو اجاگر کرنے، فری میسن کے کھوئے ہوئے کندہ خطوط کی بنیادوں پر ساز باز کرنے کی خاطر فری میسن لاجوں میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ فری میسن لاج کی عمارتیں، امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور متحدہ ہندوستان کے اہم شہروں میں کھڑی کر دی گئیں۔ ہندوستان میں تحریک آزادی ۱۸۵۷ء سے قبل ہی فری میسن کارکنوں نے اپنی جڑیں قائم کر لی تھیں اور متحدہ ہندوستان کے دیگر حصوں میں بھی پھیل چکے تھے۔ (کتاب History Of Free Masons تصنیف R.E.Gould مطبوعہ لندن)

فری میسن تحریک نے ترکی خلافت کی سالمیت کے خلاف ڈھیروں سازشی منصوبے تیار کئے۔ اونچے درجے کے فری میسن ارکان نے خفیہ سوسائیٹیوں کے ذریعہ ایسے تخریب کار حاصل کئے جو وہاں کے مقامی باشندے تھے۔ ۱۸۷۸ء میں پیدائشی یہودی مسٹر ڈزرائیلی برطانیہ کی وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہو گیا۔ اس یہودی نژاد وزیر اعظم نے پر اسرار آپریشن کرنے کی خاطر چند خطوں میں خفیہ سوسائیٹیاں جاری کرنے کی

ہدایات جاری کر دیں۔ جو ترک کی عثمانی خلافت کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہی تھیں۔ جینیوا۔ پیرس۔ لندن۔ برسلز اور ۱۸۸۲ء میں برطانوی تسلط کے عہد مصر کے قاہرہ شہر میں بھی مذکورہ بالا پراسرار سوسائیٹو کی بنیاد رکھ دی گئی تھیں۔ جنگجو طبقے کی ان سوسائیٹیوں نے حوصلہ افزائی کی اور دنیائے عرب کو عثمانی خلافت سے علیحدہ کر دینے کی تبلیغ میں جُت گئے۔ جارج انیٹونی کہتے ہیں کہ بیروت کے پروٹسٹنٹ کالج کے پانچ شامی طلباء نے وطنی قومیت کی اولین منظم جدّوجہد کو جاری کیا۔ فری میسن نے تعاون سے ایک خفیہ سوسائٹی تشکیل دی گئی۔ شام ملک کے اندر، یورپی طرز پر زبردستی مداخلت کو متعارف کرتی رہیں (کتاب The Arab Awakening تصنیف George Antonity صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۱۹۶۱ء)

جن ایجنسیوں اور خفیہ سوسائیٹیوں کو یہود کی پشت پناہی حاصل تھی انہوں نے متحد ہو کر یہودی مذہب کے احیاء اور منتشر ہو جانے والے یہودیوں کو فلسطین میں دوبارہ آباد کرنے کی سرگرمیاں تیز تر کر رکھی تھیں۔ مذکورہ ایجنسیوں اور خفیہ سوسائیٹیوں نے مسیحی عقائد پر وحشیانہ حملے کئے۔ عیسائی مشنریوں نے یہودی سرگرمیوں کو سختی سے قابل گرفت اور لائق تعزیر قرار دیا۔ اور ان سرگرمیوں کو طنز و تضحیک کا نشانہ بنایا۔ یہودی اسکالرز نے یہودی تصوّف کی فلاسفی اور اس کے نظریات کو بے پناہ شہرت دی۔ اسلام کی گرفت کو توڑ دینے اور اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے یہودیوں نے اسلام کے خلاف لعنت ملامت کی۔ اور فوری طور پر اسلام کے خلاف برانگیختگی کے گیت تیار کرتے شروع کر دیئے۔ یہودیوں نے راسخ العقیدہ مذہبی عقائد کو کرپٹ بنانے کی خاطر مقامی لوگوں کو کرائے پر حاصل کیا۔ تازگی نکھار، اور آزادی کے نام پر اپنی تحریک کی تبلیغ شروع کر دی۔ عالمی مسلمانوں نے آزادی کی اس یہودی تحریک کو امید افزاء نگاہوں سے بغیر کسی تحقیق کے دیکھا۔ یہ نہ سوچا کہ یہودیت کی یہ خفیہ ایجنسیاں جو کام کر رہی ہیں۔ ان کی ان سرگرمیوں سے اسلام کو کس حد تک نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ مسلمانوں نے عقلیت پرستی، قوم پرستی اور جدیدیت پرستی کو اس حقیقت کا امتحان لئے بغیر خوش آمدید کہا کہ مذکورہ ساری پرستیوں کے اندر اسلامی عقائد کے خلاف کیا کچھ اشارے کنائے اور خفیہ معانی پوشیدہ کئے گئے ہیں۔

اٹھارویں صدی میں یہودی قومیت پرستی وسیع پیمانے پر پھیل گئی۔ انیسویں صدی کے قریب تھیو ڈر ہرزل Thesder Hrezle کی کتاب یہودی ریاست The Jewish State چھپ جانے اور بیسل یہود کانگرس Basle Congress کے انعقاد کے بعد صیہونیت (یعنی یہودیوں کی سیاسی تحریک Zianism للمترجم) نے بین الاقوامی سطح پر ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ جس کا اصل مقصد یہودیوں کے وطن فلسطین پر قبضہ کرنا تھا۔

برصغیر پاکستان، بنگلہ دیش اور برما میں یہودی سرگرمیاں:

متحدہ ہندوستان برطانوی سامراج کے لئے اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔

متحدہ ہندوستان میں یہودی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کا ایک تاریخی باب ہے۔ برطانوی حکومت کو استحکام بخشنے کی خاطر ہندوستان میں یہودی بین الاقوامی امور کے ماہرین۔ فوجی افسران اور تاجر حضرات یہودی مقاصد و عزائم کی وکالت کرتے تھے اور یہودیوں کے حمایتی تھے۔ خلافت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی خاطر

وجود محافظ۔ صیہونیوں نے ساتھ گورے سامراج کی خارجہ پالیسی کا ایک نمایاں وصف تھا۔ اینگلو جیونش تنظیم جس کا مرکز لندن میں قائم تھا۔ برطانیہ اور اس کے مقبوضہ ممالک میں اس تنظیم کو بڑی دلچسپی تھی۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ سے اینگلو جیونش تنظیم کو ہر وقت پر خلوص تعاون حاصل رہتا تھا۔ برطانوی حکومت سیاست کا لحاظ کئے بغیر انگریزی دفاتر سے یہودیوں کی مکمل حمایت ترقی کر رہی تھی۔ مذہبی احیاء کے نام پر ایشیا اور مشرق اوسط میں جو تحریکیں اٹھیں ہم دیکھتے ہیں کہ ان (مذہبی) تحریکوں کے یہودیوں کے ساتھ پر اسرار روابط پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں مرزائی (قادیانی) ایران کی بہائیت۔ فری میسن مومنٹ اور تھیاسوفسٹ تحریک ،ان تمام تحریکوں کے یہودیوں کے ساتھ خفیہ روابط قائم تھے۔ فری میسن اور تھیاسوفسٹ اداروں کی بنیاد امریکہ میں رکھی گئی۔ برطانیہ اور اس کے مقبوضہ علاقوں میں بالخصوص یہودی ایجنٹ کام کر رہے تھے۔ کالونل اولکوٹ Colonel-olcott نامی شخص کا ماضی جو ایک فری میسز تھا۔ اپنے ماضی کے بہت سے سوالات اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ امریکہ میں موصوف کو جیل بھیج دیا گیا تھا۔ جرم یہ تھا کہ وہ جب ۱۸۷۹ء میں ایک روسی جنرل کی بیوہ Madam Blavatsky کے ساتھ ہندوستان آیا تھا۔ تو یہاں پہنچ کر کالونل اولکوٹ نے فری میسن تحریک کے بارے میں ایک خلاف قانون اور گھناؤنی قسم کا لٹریچر پھیلا دیا تھا۔ ان کا ماضی مشکوک اور متشتبہ واقعات سے بھرپور تھا۔ ان دونوں نے بدھ مت کے ملحدانہ عقائد کی تبلیغ کی۔ مدراس میں تھیاسوفی تحریک کا ایک مرکز قائم کیا۔ اپنے ہندوستانی دورے میں انہوں نے بدھ مت اور ہندو دھرم کی تعریف کی۔ عیسائی مشنریوں اور مسیحیت کی تردید کی۔ ہندوستان میں تھیاسوفی کی ایک مضبوط تحریک قائم کرنے کے بعد ۱۸۸۴ء میں وہ یورپ کو روانہ ہو گئے۔ اس سفر کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا کہ میڈم بالواٹسکی نے کالونل اولکوٹ کو سوئٹزرلینڈ جرمنی اور اٹلی کے سفر کے دوران روس کی خفیہ سروس کی پیش کش کی۔ لیکن اس نے انکار کر دیا (کتاب The Story Of Blavatasky کتاب The Olcott Insid On Notes کتاب TheTrue Story Of Blavatasky مطبوعہ فلاڈیلفیا امریکہ صفحہ ۵)

میڈم موصوفہ بتیس ڈگری کی فری میسز تھیں اور فری میسرز حلقوں میں ان کا بڑا اثر و رسوخ تھا موصوفہ کی کتاب Isis Uniled فری میسزی طریق کار سے متعلق ایک بہترین اور قابل ذکر کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ اینی بیسنٹ Annie Basant کے ساتھ ان محترمہ کے قریبی تعلقات تھے۔ ہندوستان کے میول رول نظریات کی وہ ایک معروف حامی تھیں۔ اور فری میسن کی ایک اعلیٰ اور بزرگ خاتون تھیں۔